OPEN ACCESS: Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
ISSN (ONLINE): 2707-1219 & ISSN (PRINT): 2707-1200
http://www.arjish.com

فیض محمد فیض کی شاعری میں عشق حقیقی وتصوف کا عکس

Reflection of true love and Sufism in the poetry of Faiz Muhammad Faiz

Dr. Nazia Rahat
Lecturer Urdu, University of Okar.
Email: naziashaukat27@gmail.com

Muhammad Irshad
Scholar BS-Urdu, GGC Dera Ghazi Khan.

Zeshan Akram
Scholar BS-Urdu, GGC Dera Ghazi Khan.

Received on: 04-04-2025 Accepted on: 05-05-2025

Abstract

This analytical study is based on the poetry of Faiz Muhammad Sakhani, a Sufi poet from Dera Ghazi Khan. As the subject matter suggests, Faiz was a versatile personality who had a great command of Urdu, Saraiki and Persian. The main component of Faiz's all-round poetry is Sufi poetry, in which true love has a fundamental position. Faiz has made love the subject of his speech in his words of Allah and His Messenger. The beginning of Faiz's poetry is not known exactly, but Faiz's poetry has been available since the 1980s. Most of the poetry is in Saraiki and Urdu. Unfortunately, most of Faiz's poetry is scattered. Which needs to be arranged and edited. This research paper explores and highlights the aspect of Sufism in Faiz's poetry.

Keywords: Dera Ghazi Khan, Faiz, Sakhani, Urdu Poetry, Tasawuf.

تعارف موضوع

یہ تحقیقی مضمون بنیادی طور پر ڈیرہ غازیخان کے ایک گمنام شاعر فیض محمد فیض سکھانی جو کہ ایک سکول مدرس تھے کی زندگی اور شاعری کا مطالعہ ہے۔ڈیرہ غازی خان کے ایک چھوٹے سے گاوں سے تعلق رکھنے والے فیض محمد سکھانی کا نام اہم شعراء میں ہوتا ہے۔اردو اور سرائیکی شاعری میں چھوٹی بحر کے ساتھ کمال مہارت سے الفاظ کو پرویا۔ تجزیاتی نوعیت کا یہ مطالعہ ڈیرہ غازی خان کے صوفی شاعر فیض محمد سکھانی کی شاعری پر مشتمل ہے۔ جس میں ان کے کلام کا فکری جائزہ لینے کی کوشش کی گئی ہئے۔ جیسا کہ موضوع سے ظاہر ہوتا ہے کہ فیض ایک صوفی منش شاعر ہے۔ فیض بنیادی طور پر ایک ہمہ گیر شخصیت کے مالک ہیں اردو سرائیکی اور فارسی زبان پر ان کو زبردست عبور حاصل تھا۔ فیض کی ہمہ قسمی شاعری کا اہم جزو صوفیانہ شاعری ہے جس میں عشق حقیقی کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ فیض نے اپنے کلام اللہ اور اس کے رسول سے عشق کو موضوع سخن بنایا ہے۔زیر نظر اس تحقیقی مضمون میں ان کے شاعرانہ کلام کا تجزیہ کیا گیا ہے۔

فیض محمد فیض سکھانی کا تعارف:

فیض محمد سکھانی تعلیمی ریکارڈ کے مطابق 15 اگست 1942 کو ڈیرہ غازیخان شہر سے بیس کلو میٹر شمال میں انڈس ہائی وے کے قریب واقع مزار خواجہ کرمل کے قریب بستی سکھانی میں پیدا ہوئے۔ فیض محمد سکھانی نے اپنی ابتدائی تعلیم شاہ صدر دین سے حاصل کی پھر اس کے بعد گورنمنٹ ہائی سکول نمبرون سے میٹرک کا امتحان فرسٹ ڈویژن کے ساتھ پاس کیا۔ اس وقت گورنمنٹ ہائی سکول نمبرون کو ضلع کی نمایاں درس گاہ کا درجہ حاصل تھا۔ فیض نے یہاں کئی نامور اساتذہ سے علم حاصل کیا جن میں غلام یسین خان سکھانی، غلام رسول خان قیصرانی اور غلام قادر خان ملغانی سمیت کئی جید اساتذہ کرام کے نام ان کے بقول تھے۔ اس کے بعد حصول علم کی غرض سے مظفر گڑھ کا رخ کیا وہاں سے انٹر کا امتحان پاس کیا۔ اس کے بعد پٹوار میں کورس کیا اس کورس کو مکمل کرنے کے بعد کچھ عرصہ محکمہ پٹوار سے منسلک رہے۔

خاندانی پس منظر

فیض محمد سکھانی کے والد کا نام غلام محمد سکھانی تھا جو پیشہ کے اعتبار سے کاشتکار تھے۔ فیض محمد کے والد نہایت سادہ اور ایماندار آدمی تھے سادگی ان کی شخصیت کا ایک واضح اور اہم پہلو تھا۔ اور فیض کے دادا حاجی غلام حسن خان سکھانی علاقے کے معتبر شخص تھے جن کو اہل علاقہ نے پنچایت کا سربراہ مقرر کر رکھا تھا۔ فیض محمد کے والد اور دادا اپنے علاقے کے بہت بڑے زمین دار تھے۔ وہ اپنی کھیتوں میں بذات خود کام کرتے تھے اور اپنے بچوں کی روزی روٹی کی خاطر کھیتوں میں خوب محنت کرتے تھے۔ اس کے علاوہ فیض کے دادا صاحب علمی و ادبی شخصیت تھے جن کو عربی اور فارسی میں کمال درجے کا عبور حاصل تھا۔ وہ ایک امن اور صلح پسند انسان تھے جو ہر وقت لوگوں کے مسائل سننے اور حل کرنے میں مصروف عمل رہتے تھے۔ جبکہ چچا حافظ احمد بخش معروف قانون گو تھے جو بعد میں تحصیلدار بھی رہے۔ دادا حاجی غلام حسن کے والد کو سفید پوش کا خطاب بھی ملا تھا۔

ملازمت

فیض محمد سکھانی نے حصول علم کے بعد ملازمت کے سلسلے میں سب سے پہلے محکمہ پٹوار میں بطور پٹواری اپنی خدمات سرانجام دیں۔ مگر طبیعت کو یہ راس نہ آیا تو پٹوار کو خیر آباد کہا اور اپنی ملازمت سے انھوں نے استعفی دے دیا۔ محکمہ پٹوار سے علیحدگی کے بعد فیض محمد سکھانی نے 1961 میں شعبہ تدریس منتخب کیا اور پھر بعد میں اسی شعبہ سے وابستہ رہے اس شعبہ میں آپ نے کئی تشنگان علم کی پیاس بجھائی ہے آپ کے بہت سے شاگرد اعلی عہدوں پر فائز ہیں۔ فیض سکھانی کی علمی و ادبی دلچسپی کے کئی پوشیدہ پہلو ہیں وہ فصاحت و بلاغت میں ید طولی رکھتے تھے۔ فارسی سے خاص شغف تھا مگر اردو بے مثال تھی اکثر طلبہ رہنمائی لینے آتے تھے۔ 1961 سے 1995 تک مختلف سکولوں میں خدمات سرانجام دیں اور اپنے وقت کے انتہائی قابل اور محنتی استاد شمار ہوتے تھے۔ اردو، فارسی اور ریاضی پر کمال مہارت حاصل تھی۔ اسی طرح انتہا درجے کے اعلی ترین خطاط بھی تھے۔ 35 سالہ تدریسی زندگی میں ہزاروں شاگردوں کو تعلیم سے آراستہ کیا۔ وہ ایک ہمہ گیر شخصیت کے حامل تھے۔

ادب سے لگاؤ

فیض محمد سکھانی کو شعر وادب کے ساتھ ساتھ تاریخ سے خاص دلچسپی تھی۔قدیم کلاسیکی شعراء کے کلام کو بھی فیض محمد نے حروف تہجی کے اعتبار سے مدون کرنے کا کام شروع کرر کھا تھا مگر بد قسمتی سے اپنی زندگی میں ان کو مکمل نا کر سکے۔اگر بطور شاعران پر نظر ڈالیں تو وہ اردو سرائیکی اور فارسی میں اشعار کہنے میں یکتا خوبی رکھتے تھے۔ شاعری کے علاوہ نثر میں بھی اچھا خاصہ ذوق رکھتے تھے۔تاریخ کے مختلف موضوعات پر بھی لکھتے رہے ہیں۔انھیں ادب سے انتہادرجے کا لگاو تھا وہ شاعری کے میدان میں اردو ادب کے دامن کو وسیع کرنے میں سر گرم عمل رہے ہیں۔انھوں نے اردو شاعری میں اپنا ایک الگ مقام پیدا کیا ہے جو رہتی دنیا تک فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ان کی شاعری میں عشق رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا جذبہ انتہادرجے پر تھا۔انھوں نے اپنی شاعری میں عشق رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو انتہائی ادب اور عقیدت کے ساتھ بیان کیا ہے جیسا کہ

حب احمد ازل سے سینے میں ہے
میں یہاں ہوں دل میرا مدینے میں ہے

آغاز شاعری:

فیض محمد سکھانی کو ادب سے لگاو بچپن ہی سے تھا وہ ادبی محفلوں میں اکثر جایا کرتے تھے اور وہاں موجود نامور شعراء سے شاعری کے گر سیکھتے تھے۔انھوں نے اپنی شاعری کا آغاز دوران تعلیم ہی کر لیا تھا ان کی شاعری کا محو عشق حقیقی تھا انھوں نے اپنا اکثر کلام عشق حقیقی پر تخلیق کیا جو پڑھنے والوں کے لئے کسی تحفہ سے کم نہیں ہے۔انھوں نے غزل اور نعت کے میدان میں طبع آزمائی کی اور اُردو ادب کے دامن کو وسیع کرنے میں اپنا حصہ ڈالا۔ لیکن بد قسمتی سے وہ اپنے کلام کو منظر عام پر نا لا سکے آج تک ان کا کلام بکھری ہوئی شکل میں موجود ہے۔انھوں نے اپنے کلام کو شائع کرانے کی ابھی کاوش کی ہی تھی کہ انھیں بصارت کی مصیبت نے آگھیرا جس کی وجہ سے وہ اپنی اس کاوش میں ناکام رہے۔ لیکن ایسی شاعری تخلیق کر گئے ہیں جو کہ ادب سے لگاو رکھنے والوں کے لیے ایک نایاب تحفہ ہے۔

تخلص:

اردو شاعری کی ابتداء سے لیکر عصر حاضر تک تمام شعراء نے اپنے اصل نام کو یا پھر قلمی نام کو شاعری میں بطور تخلص استعمال کیا۔اور پھر وہ شاعری کے میدان میں اپنے تخلص ہی سے زباں زد عام ہوتے ہیں۔اسی طرح فیض محمد سکھانی نے بھی ابتدا میں اپنا تخلص فیضن استعمال کیا لیکن بعد میں انھوں نے اس تخلص کو خیر آباد کہا اور اپنے تمام کلام میں فیض ہی کو اپنا تخلص استعمال کیا

پسندیدہ شاعر:

ادب سے لگاو رکھنے والا شاعر ادیب کسی نا کسی شاعر کو سب سے زیادہ پسندیدہ تصور کرتا ہے اور پھر وہ ادب میں اپنا مقام پیدا کرنے میں اپنی سعی

کرتا ہے۔اسی طرح فیض محمد سکھانی اردو شعراء میں مرزا اسد اللہ خان غالب کو پسند کرتے تھے اور اس کی شاعری سے متاثر ہو کر اردو شاعری میں قدم رکھا۔اگر سرائیکی شاعری کی بات کی جائے تو فیض محمد سکھانی سرائیکی کے معروف صوفی شاعر خواجہ غلام فرید کو اپنا پسندیدہ شاعر تصور کرتے تھے۔ فیض محمد سکھانی نے سرائیکی میں بھی شاعری لکھی ہے۔اور فارسی شعراء میں شیخ سعدی کو اپنا پسندیدہ شاعر تصور کرتے تھے۔

عقائد و نظریات:

فیض محمد سکھانی عقیدہ اہل سنت کے حامی صوفی بزرگ تھے۔ان کی شخصیت میں تصوف کا رنگ نمایاں تھا وہ اپنے علاقے میں جہاں ایک شاعر کی حیثیت سے پہچانے جاتے تھے وہیں ان کا صوفیانہ طرز زندگی بھی ان کی پہچان تھا۔ان کی شخصیت میں عشق رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم انتہا درجے پہ تھا وہ عقیدہ اہل سنت کے حامی صوفی بزرگ تھے کسی اور عقیدہ و نظریہ کے خلاف نہیں تھے بس اپنے عقیدے پر ہمیشہ قائم رہ کسی اور عقیدہ اور مسلک کے پیروکاروں سے بھی انتہائی ادب اور سادگی سے پیش آتے تھے۔

فیض کی شاعری اپنے لحاظ سے منفرد نوعیت کی ہے۔اس امر کی کوئی خبر نہیں کہ فیض نے شاعری کی اصلاح کس سے لی اور کون ان کا استاد تھا۔ البتہ خواجہ غلام فرید کو سرائیکی شاعری میں اپنا پیشوا کہتے تھے۔اردو میں میر و غالب اور اقبال سے جہاں متاثر نظر آتے تھے وہیں شاعری کے موجودہ انداز و سخن میں بہتری کے خواہاں بھی تھے۔ فیض کی شاعری کا بنیادی موضوع اگرچہ عشق حقیقی ہے مگر ساتھ ہی حالات اور عصری امور پر بھی قلم اٹھایا۔درس و تدریس سے فراغت کے بعد شاعری اور نثر پر کام بہت کیا۔اور بہت سارا کام جو کہ ابھی بکھری شکل میں تھا اس کو ایک خاص سمت نہ دے سکے۔اس کی کئی وجوہات ہیں کرونا کی وبا، پھر بصارت کا کچھ مسئلہ بار بار متن و مسودات کی تبدیلی نمایاں ہیں۔فیض کی شاعری میں اردو سرائیکی اور فارسی کلام بھی نظر آتا ہے۔ مگر زیادہ تر کلام اردو اور سرائیکی شاعری میں ہے۔ان کی شاعری میں عشق حقیقی کی جھلک نمایاں طور پر نظر آتی ہے۔

عشق رسول:

عشق رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے جذبے سے سرشار فیض محمد سکھانی مدینہ منورہ کی پاک گلیوں میں عالم شباب ہی بسیرہ کرنے کے ہمیشہ خواہش مند تھے لیکن عالم شباب میں ان کو روزہ رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم زیارت نصیب نا ہوئی مگر امید کا دامن انھوں نے کبھی ہاتھ سے جانے نا دیا ان کے دل میں عشق رسول بھی اپنے انتہا پر تھا ان کی زبان میں ہر وقت مدینے والے کا ذکر تھا اور دل میں یہ آرزو تھی کہ مدینے والے کے روزہ مبارک کی زیارت نصیب ہو۔ پھر خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ فیض محمد کی دعائیں اور جذبہ عشق اپنے کام دکھانے لگے غالباً 1995 سے لیکر 2019 تک وہ ہر سال رمضان المبارک کے مقدس مہینے میں روزہ رسول پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر اپنی حاضری دیتے اور لیلۃ القدر کی فضیلتیں پانے کی غرض سے رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف میں بیٹھ جاتے۔ یہ سلسلہ 26 سال تک مسلسل جاری رہا اس دوران فیض محمد سکھانی نے بلا ناغہ ہر رمضان المبارک میں مدینہ منورہ پر اپنی حاضری دیتے اور اپنے قلب کو سکون عطاء کیا۔

مدینہ اگر چہ ہم سے بہت دور ہے
مگر میری آنکھوں کا نور دل کا سرور ہے
مدینے میں گنبد خضری سے عرش تک نور ہی نور ہے
جلوہ کوہ طور صدقہ نور حضور ھے
مدینے کی ساری فضا معطر ہے نور حضور سے
مدینے کی گلیاں روشن ہیں نبی کے نور سے
روضہ رسول فرشتے درود پڑھتے ہیں رات دن
نبی کے نور سے روشن بیت المعمور ہے
فیض کو موت مدینے میں آئے یا رب !
صدقہ نور حضور سے

حب احمد ازل سے سینے میں ہے
میں یہاں ہوں دل مدینے میں ہے

پھول تو پھول کانٹوں میں بھی حسن ہے
لطف جنت سے بڑھ کر مدینے میں ہے

مدینہ عرش سے بڑھ کر ہے
میرے آقا کا گھر مدینے میں ہے

اللہ کا گھر تو مکے میں ہے
مگر رحمت کا در مدینے میں ہے

فیض مدینے جیسی بات اور کہاں
مرنے جینے کا لطف مدینے میں ہے

فیض محمد سکھانی کے حالات زندگی ان کی شخصیت اور ان کے کلام کا مطالعہ کرنے کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ فیض محمد سکھانی نعت اور غزل کے یکساں مقبول شاعر ہیں۔انھوں نے نا صرف نعت کے میدان میں اپنی شاعرانہ صلاحیتوں کالوہا منوایا بلکہ وہ غزل کے بھی ایک پختہ اور منجھے ہوئے قادر الکلام شاعر ہیں۔انھوں نے رباعی اور سرائیکی شاعری میں بھی طبع آزمائی کی لیکن ان کی شخصیت کو اردو نعت اور غزل نے ادب کے میدان میں ہمیشہ کے لئے زندہ و جاوید کر دیا ان کی نعتوں میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ذات مبارکہ سے بے پناہ محبت اور عشق موجود ہے۔فیض محمد سکھانی کی نعت کا ایک شعر ملاحظہ ہو۔

حب احمد ازل سے سینے میں ہے
میں یہاں ہوں دل میرا مدینے میں ہے

فیض محمد کی شخصیت اور شاعری میں بے پناہ عشق رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہمیں دکھائی دیتا ہے جیسا کی ان کی سوانح حیات میں ذکر ہوا کہ وہ مسلسل دو دہائیوں کے قریب رمضان المبارک کے مہینے میں روزہ رسول پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر حاضری دیتے رہے اور ستائیس رمضان المبارک کا عمرہ بھی ادا کرتے رہیں ہیں۔ان کی شاعری میں اہل بیت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہ سے محبت کا ثبوت ملتا ہے۔وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ سے اس قدر محبت کرتے نظر آتے ہیں انھیں لفظوں میں بیان ہی نہیں کیا جا سکتا ایک شعر ملاحظہ ہو

ہم عشق صحابہ پہ مرتے ہیں
ان سے محبت شدید کرتے ہیں

فیض محمد کی شاعری بے پناہ خصوصیات کی حامل ہے۔انھوں جہاں عشق رسول عشق اہل بیت اور عشق صحابہ کو اپنی شاعری کا موضوع بنایا ہے۔ تو عصر حاضر کے مسائل کو بھی اپنی شاعری میں بیان کیا ہے۔ وہ اپنی شاعری میں معاشرے کے مسائل کو بھی بیان کرنے کی کوشش کرتے نظر آتے ہیں۔انھوں نے لکھا کہ

آجکل مال و دولت کی فراوانی ہے
عروج پر فحاشی و عریانی ہے
ہر شخص حرص و ہوس میں مبتلا ہے
کافر کمینے کی حکمرانی ہے

کربلا جنگ کا میدان ہے
حسین کے عشق کا امتحان ہے

حسین نواسہ رسول جگر گوشہ بتول
اسلام کا مجاہد مرد میدان ہے

کربلا میں واہ کر دکھائی
پورا کیا وعدہ عہد پیمان ہے

سر کٹایا گھر لٹایا اف تک نہ کی
سر نیزے تے سنایا قران ہے

فیض دی جند جان حسین
جند جان حسین تیں قربان ہے

عشق کا سفر کھٹن اور دشوار ہوتا ہے
محبوب برھوں نگر میں صاحب اختیار ہوتا ہے

عاشق بے چارا دکھ درد کا مارا
معشوق تند خو شوخ طرحدار ہوتا ہے

معشوق کی آنکھوں میں جچتا کوئی بھی نہیں
ہر خوبرو پر ناز حسین کنوار ہوتا ہے

حسن عشق پر بھی بن کر گرتا ہے
برچھی خنجر تیز تکھی تلوار ہوتا ہے

فیض حسن بڑا سنگدل اور ظالم ہے
عشق بے چارا درد کا مار بیمار ہوتا ہے

غزل:38

فیض اہل بیت کا ادنی غلام ہے
ادب سے جھک کر انھیں کرتا سلام ہے

ان کے غم میں آنسو بہاتا ہے ہزاروں
دل میں الفت محبت اہل بیت علام ہے

ان کے ماتم سے کبھی غافل ہوتا ہی نہیں
رات دن دن ذکر ان کا کرتا مدام ہے

حسن حسین جنت کے سردار ہیں
ان سے عداوت بغاوت حرام ہے

فیض نبی کا گھرانہ نور علی نور ہے
نبی کے گھرانے کی عزت حرمت پہ کرتا سلام ہے

مختصراً اگر فیض کی شاعری پر بات کریں تو واضح ہوتا ہے کہ ان کا شاعری کا محور عشق حقیقی ہے۔ جس میں صوفیانہ رنگ نظر آتا ہے۔ ان کی شاعری میں نعت گوئی، مرثیہ سمیت تمام اصناف شامل ہیں۔ فیض محمد فیض نے اپنی شاعری کو صرف ایک موضوع تک ہی محدود نہیں رکھا بلکہ عشق حقیقی، عشق رسول عشق صحابہ اور عشق مجازی اور معاشرے کے مسائل کو موضوع قلم بنایا ہے۔ اور اردو ادب کے دامن کو وسیع کرنے میں اپنا کردار ادا کیا۔ فیض محمد فیض سکھانی نے اپنی شاعری میں نہایت سادہ اور عام فہم اسلوب اپنایا جس سے ہر عام و خاص ان کی شاعری کا مطالعہ کرتے ہوئے لفظوں کی گہرائی تک پہنچ جاتا ہے۔ وہ ایسے شاعر کے طور پر سامنے آئے ہیں کہ ان کی شاعری کا مطالعہ کرنے والا اگرچہ اردو ادب پر گرفت نا رکھتا ہو پھر بھی ان کی شاعری کو بخوبی سمجھ سکتا ہے فیض محمد سکھانی نے عام فہم اور سادہ انداز میں شاعری کی ہے ان کی شاعرانہ زبان نہایت شیریں اور رواں دواں ہے۔ ان کی شاعرانہ زبان ایک بہتی ہوئی ندی کی طرح ہے جو اپنی دھن میں بہتی اور چلتی جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ ان کا شاعرانہ اسلوب سادگی اور سہل ممتنع کی اعلی مثال بن گیا ہے۔ فیض محمد سکھانی نے معاشرے میں جو بھی

ظلم وستم اور ناانصافی دیکھتے ہیں اسے اپنی شاعری میں پیش کرنے کا فن رکھتے ہیں۔ فیض محمد نے انتہائی پسماندہ ماحول میں راہ کرار دو ادب کے دامن کو وسیع کرنے میں جو اپنا کردار نبھایا ہے اسے رہتی دنیا تک فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ انھوں نے ایک ایسے پسماندہ ماحول اور علاقے میں آنکھ کھولی جہاں ادب اور شاعری سے لوگ واقف ہی نہیں۔ لیکن انھوں ایسا کمال کر دکھایا جو ان سے پہلے کوئی نا کر سکا۔ فیض محمد کی شاعرانہ عظمت کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ نعت اور غزل کے باکمال شاعر ہیں اور ادب سے لگاو رکھنے والوں کے دلوں پر ان کا راج ہے۔ ادب سے لگاو رکھنے والے فیض محمد کی شاعری اور شخصیت کو کبھی فراموش نہیں کر سکتے۔ اب سب سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ ان کا نثری کام، یا شاعری سمیت جتنا بھی کام ہے اس کو باقاعدہ تدوین کرتے ہوئے محفوظ کیا جا سکے۔ اور یہ شاندار علمی خزانہ طلبہ کیلئے مفید ثابت ہو۔ فیض کا انتقال 23 دسمبر 2023 کو ہوا ڈیرہ غازیخان میں جنرل بس سٹینڈ مشہور لودھی قبرستان میں مدفون ہیں۔

حوالہ جات

1. ڈاکٹر سہیل اختر سکھانی، ڈیرہ غازیخان سکھانی قبیلے کی سیاسی وسماجی خدمات، 2022
2. تحقیق مقالہ ڈیرہ غازی خان کی اردو شاعری میں نعت گوئی کی روایت کا تحقیقی وتجزیاتی مطالعہ ص198
3. انٹرویو ڈاکٹر سہیل اختر سکھانی 10 فروری 2025 بمقام لائبریری غازی یونیورسٹی ڈیرہ غازی خان
4. انٹرویو محمد ذیشان اکرم لغاری 21 فروری 2025 بمقام گورنمنٹ گریجویٹ کالج بلاک 17 ڈیرہ غازی خان
5. انٹرویو طفیل احمد سکھانی 25 فروری 2025 بمقام نزد ابن قاسم ماڈل سکول شاکر ٹاؤن پرانا بائی پاس روڈ ڈیرہ غازیخان

References

1. Dr. Sohail Akhtar Sukhani, Political and Social Services of the Sukhani Tribe of Dera Ghazi Khan, 2022
2. Research paper: Research and analytical study of the tradition of Naat in Urdu poetry of Dera Ghazi Khan, p. 198
3. Interview with Dr. Sohail Akhtar Sukhani, February 10, 2025, at the Library of Ghazi University, Dera Ghazi Khan
4. Interview with Muhammad Zeeshan Akram Leghari, February 21, 2025, at the Government Graduate College, Block 17, Dera Ghazi Khan
5. Interview with Tufail Ahmed Sukhani, February 25, 2025, at the location near Ibn Qasim Model School, Shakir Town, Old Bypass Road, Dera Ghazi Khan